مستند کتب دیوبندیہ کے حوالہ جات سے مزین

دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف

از قلم

مناظرِ اسلام ترجمانِ مسلکِ رضا مبلغِ اہلِ سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدظلہ العالی

دار الغوثیہ سمندری شریف

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

میثم قادری

مستند کتب دیوبندیہ کے حوالہ جات سے مزین

دیوبندیت کے بطلان کا انکشاف

از قلم

مناظر اسلام ترجمانِ مسلکِ رضا مبلغِ اہلِ سنت

حضرت علامہ ابو حذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی رضوی

مدظلہ العالی

دار الغوثیہ سمندری شریف

نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں۔

(خطبات حکیم الاسلام ج۲ ص۹۴ طبع ملتان)

مزید لکھتے ہیں کہ حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا۔

(آفتاب نبوت ص۸۲)

اس پر عامر عثمانی دیوبندی کو تبصرہ کرنا پڑا۔ حضرت مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخش کہا تھا۔ مرزا صاحب نبی تراش کہہ رہے ہیں حرفوں کا فرق ہے معنی کے نہیں۔ (تجلی نقد و نظر نمبر ص۷۸)

مولانا محمد قاسم صاحب نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر پورا نہیں ہوتا۔ شروع کرتے ہی قلب پر ثقل ہو جاتا ہے۔ زبان بند ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ یہ ثقل وہ ثقل ہے۔ جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت ہوتا تھا۔ آپ پر علوم نبوت فائض ہوتے ہیں۔۔۔۔ اور فامض تحقیق ہے۔ (افاضات الیومیہ ج۴ ص۱۸۱)

دیوبندی اکابر کی انگریز نوازی

دیوبندی مذہب انگریز منحوس کی ایماء پر ہی قائم ہوا۔ اس کے بیشمار دلائل و شواہد موجود ہیں ان کے تمام اکابر انگریز نواز رہے۔ اس کے چند دلائل درج کیے جاتے ہیں۔

انگریزوں پر حملہ کرنے والوں سے مسلمانوں کا لڑنا فرض ہے۔

مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں کہ

کلکتہ میں جب مولانا اسماعیل صاحب نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے۔ تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ان کی رعیت ہیں۔ دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے۔ بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔ (حیات طیبہ ص۳۶۴ طبع لاہور)

مولوی جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ

یہ بھی صحیح روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا محمد اسماعیل شہید وعظ فرما رہے تھے۔ تو ایک شخص نے مولانا صاحب سے یہ فتویٰ پوچھا۔ کہ سرکار انگریزوں سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں

مولانا نے فرمایا کہ ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں۔ (سوانح احمدی ص ۵۷ طبع منڈی بہاؤ الدین)

مولوی اسماعیل صاحب نے یہ اعلان دے دیا تھا سرکار انگریزی پر نہ مذہبی طور پر جہاد واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔ (حیات طیبہ ص ۲۰۱)

نام نہاد مجاہدین تحریک بالاکوٹ کی گزر اوقات انگریزی امداد پر

دیوبندی مولوی عبیداللہ سندھی فرماتے ہیں کہ

ایک دفعہ میں سرحد پار بیز کے مقام پر گیا۔۔۔۔ میں اس اُمید میں کہ شاید سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی جماعت مجاہدین میں کوئی کرن دکھائی دے۔ ادھر چل دیا وہاں پہنچ کر جو کچھ میں نے دیکھا۔ وہ حد درجہ افسوسناک اور قابل رحم تھا۔ وہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ جماعت جو مجاہدین کے نام نامی سے یاد کی جاتی ہے کسمپرسی کی حالت میں ہے اور اس کی گزران اور زندگی کس طرح صاحبزادہ عبدالقیوم خاں صاحب کی وساطت سے انگریزی حکومت کی رہین منت ہے۔ (افادات وملفوظات عبیداللہ سندھی ص ۳۶۲ طبع لاہور)

انگریزوں کا ان نام نہاد مجاہدین کی جنگی ضروریات پوری کرنا

دیوبندی مذہب کے شیخ حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ

جب سید (احمد) صاحب کا ارادہ سکھوں سے جنگ کرنے کا ہوا۔ تو انگریزوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ اور جنگی ضرورتوں کو مہیا کرنے میں سید صاحب کی مدد کی۔ (نقش حیات ج ۲ ص ۴۱۹ طبع کراچی)

انگریزوں کا سکھوں کا زور کم کرنے کی خواہش کرنا

جعفر تھانیسری لکھتے ہیں کہ

سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کا ارادہ ہرگز نہ تھا۔ اور اس آزاد

عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔ اور اس میں شک نہیں اور اگر سرکار انگریزی اس وقت سید صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو۔ (سوانح احمدی ص ۱۳۹)

انگریزوں کے جاسوس

اسماعیل پانی پتی لکھتے ہیں کہ

جب حضرت سید شہید بہ عزم جہاد صوبہ سندھ اور سرحد کے علاقہ میں داخل ہوئے جو اس وقت انگریزوں کی عملداری میں نہ تھے۔ تو ان کے متعلق عام طور پر یہ شبہ کیا گیا۔ کہ حضرت شہید کے تعلقات انگریزوں سے نہایت درجہ خوشگوار تھے۔ (مقالات سر سید حصہ شانزدہم ص ۲۵۱ حاشیہ)

سید احمد بریلوی کو انگریزوں کی حمایت کا حاصل ہونا

مولوی محمد میاں دیوبندی لکھتے ہیں کہ

جب تک اس تحریک کا تعلق انگریزی مقبوضات سے صرف اتنا رہا کہ رنگروٹ بھرتی کئے جائیں۔ اور سرمایہ فراہم کیا جائے۔ تو انگریزی حکومت کے ذمہ داروں نے اس کی طرف کوئی التفات نہ کیا۔ بلکہ انگریزوں نے اس (سید احمد) کی حمایت کی۔ (علماء ہند کا شاندار ماضی ج ۲ ص ۲۴۱ طبع لاہور)

تحریک بالاکوٹ کے نام نہاد مجاہدین کے لئے انگریزی کھانا

دیوبندی مولوی ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں کہ

اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں پر کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا پادری صاحب کہاں ہیں حضرت (سید احمد) نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں ہوں انگریز گھوڑے سے اُترا اور ٹوپی ہاتھ

میں لئے کشتی پر پہنچا۔ اور مزاج پرسی کے بعد کہا۔ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیئے تھے۔ کہ آپ کی آمد کی اطلاع کریں۔ آج انہوں نے اطلاع کی۔ کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلے کے ساتھ آج تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرانے کے بعد لایا ہوں۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔ (سیرت سید احمد شہید ج ۱ ص ۸-۲۱۷ طبع کراچی)

مولوی اسماعیل دہلوی کی نام نہاد تحریک جہاد پر تفصیل کے لئے حقائق تحریک بالاکوٹ اور دیوبندی مذہب کا مطالعہ فرمائیں تو آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی کہ ان لوگوں نے کیا کرتوتیں کیں جن کی بناء پر سرحدی مسلمانوں نے ان کو قتل کر کے ان کے ٹھکانے پر پہنچا دیا۔ ہمیں تو صرف اختصار مانع ہے اور یہ کہ ہم نے صرف ان کی انگریز نوازی ہی بیان کرنا ہے۔

بانی دیوبند قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی کا سرکار انگریزی کا دلی خیر خواہ ہونا

دیوبندی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

یہ حضرات (قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی) حقیقتاً بے گناہ تھے۔ مگر دشمنی کی یادہ گوئی نے ان کو باغی اور مفسد اور سرکاری خطا کار ٹھہرا رکھا تھا۔ اس لئے گرفتاری کی تلاش تھی مگر حق تعالیٰ کی حفاظت بر سر تھی۔ اور اس لئے کوئی آنچ نہ آئی۔ اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار (انگریزی) کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی رہے۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۷۹ طبع لاہور)

رشید گنگوہی سرکار انگریز کے فرمانبردار حقیقی تھے سرکار انگریز ان کے مالک

دیوبندی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ

میں جب حقیقت میں سرکار (انگریزی) کا فرمانبردار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکا بھی نہ ہوگا۔ اور اگر مارا بھی گیا۔ تو سرکار (انگریز) مالک ہے۔ اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۸۰)

قارئین کرام! انگریز کے فرمانبردار ہونے کا اقرار قابل غور ہے۔ پھر انگریز کو مالک کہا۔ غور کیجئے کہ سرور کائنات ﷺ کو مالک مختار ماننا دیوبندی مذہب میں شرک ہے۔ مگر انگریز کے مالک ہونے کا اقرار عین ایمان ہے۔

دیوبندی اکابر کا انگریز کے باغیوں سے لڑنا

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (قاسم نانوتوی) اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے۔ کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (انگریز) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا۔ اور سرکار پر جان نثاری کر لئے تیار ہو گیا۔۔۔۔ چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔ حضرت مولانا قاسم العلوم ایک مرتبہ یکا یک سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ سے پار کر کے نکل گئی۔ (تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۵-۷۴)

انگریز کے مخالف باغی اور انگریز کی رحم دل گورنمنٹ

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے (انگریز) کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت

کا علم قائم کیا۔ (تذکرۃ الرشید ج ا ص ۷۳)

اشرف علی تھانوی کو انگریز کی طرف سے چھے سو روپیہ ماہانہ ملنا

دیوبندی شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی فرماتے ہیں کہ

دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔۔۔۔ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ اُن کو چھے سو روپیہ ماہوار حکومت (انگریز) کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۹)

خود تھانوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

تحریکات کے زمانہ میں میرے متعلق یہ مشہور کیا گیا تھا۔ کہ چھے سو روپیہ ماہانہ گورنمنٹ سے پاتا ہے۔ ایک شخص نے ایک ایسے ہی مدعی سے کہا۔ کہ اس سے تو یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ خوف سے متاثر نہیں لیکن طمع سے متاثر ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۶۹)

قارئین کرام! دونوں دیوبندی اکابر کا اس امر کی تردید نہ کرنا سکوت اختیار کرنا اس بات کی توثیق ہے 600 روپیہ کو 60000 پیسے ماہوار وظیفہ تھانوی صاحب کا تھا۔ اب آج کے دور میں یہ کتنے روپے بنتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں چاندی چھے آنے تولہ تھی اور اس سے قبل تین آنے تولہ تھی۔ تو گویا تھانوی صاحب کے دور میں تین آنے تولہ چاندی تھی۔ ایک پیسہ میں چاندی کی مقدار 1/18 تولہ = 60000 پیسے میں چاندی کی مقدار 1/18 × 60000 = 3333,,33 تولہ آج کل چاندی کی قیمت تقریباً 80 روپے 3333/33 تولے چاندی کی قیمت 3333/33 x 80 =266666 روپے گویا تھانوی صاحب کو ماہانہ چھے سو روپے آج کے دور کے مطابق 266666 روپے انگریز کی جانب سے ملتے تھے۔ اور سالانہ 3196996 روپے ملتے تھے۔ یہ حساب ہم نے نجم مصطفائی صاحب کی کتاب (منزل کی تلاش ص ۲۷ طبع فیصل آباد) سے لیا

ہے۔ تھانوی صاحب کو انگریز کی طرف سے اکتیس لاکھ چھیانوے ہزار نو سو چھیانوے روپے سالانہ ملتے تھے۔

تحریک ریشمی رومال کا راز کس نے فاش کیا

قارئین کرام! غور کیجئے۔ کہ انگریز جب تھانوی صاحب کو اتنی بڑی رقم بطور وظیفہ دیتے تھے تو کس خدمت کے کھاتے میں اس کا عقدہ دیوبندی مولوی تاج محمود امروٹی کے فرزند مولوی محمد شاہ امروٹی نے حل کیا چنانچہ ایک صحافی انجم لاشاری نے ستمبر ۱۹۸۷ء میں جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سربراہ مولوی محمد شاہ امروٹی سے انٹرویو کیا جس میں مولوی محمد شاہ امروٹی نے دم مرگ راز سربستہ سے نقاب ہٹا دیا اور بتایا کہ تحریک ریشمی رومال کی ناکامی اور انگریز کے اس تحریک پر قابو پانے میں تھانوی صاحب کا ہاتھ تھا۔ چنانچہ انجم لاشاری اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ

اپنے انٹرویو میں مولانا محمد شاہ امروٹی نے دل گرفتہ ہو کر بتایا۔ کہ انگریزوں کو ریشمی رومال کے اس سفر کی اطلاعات لمحہ بہ لمحہ مل رہی تھیں۔ اور یہ لنکا گھر کے ایک بھیدی نے ڈھائی تھی۔ اور یہ تھے مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا امروٹی کے بقول مولانا تھانوی کہتے تھے۔ کہ انگریزوں کے خلاف کچھ نہ کہا جائے۔ بلکہ ان کی سرپرستی میں رہ کر مسلمانوں کے لئے فوائد حاصل کئے جائیں۔ وہ چونکہ دار العلوم دیوبندی کے اکابرین میں سے تھے۔ اس لئے انہیں تحریک خلافت اور جنود ربانیہ کے تمام پروگراموں سے آگاہی رہتی تھی۔ انہوں نے ریشمی رومال کی حقیقت اور انقلابی کاروائیوں کے لئے طے کردہ تاریخ سے اپنے گھر والوں کو آگاہ کر دیا اور ان کے بھائی (مظہر علی) نے جو انٹیلی جنس کے ایک اعلیٰ افسر تھے۔ پورے قصے سے انتظامیہ کو خبردار کر دیا۔

(ماہنامہ شو ٹائم کراچی، اپریل ۱۹۸۸ء ص ۱۲۱ بحوالہ دعوت فکر ص ۱۳۸)

اشرف علی تھانوی کی مزید انگریز نوازی

مولانا (عبید اللہ) سندھی مولانا اشرف علی تھانوی کے علم و فضل ۔۔۔۔ کے تو قائل تھے لیکن تحریک آزادیٔ ہند کے بارے میں ان کی جو معاندانہ اور انگریزی حکومت کے حق میں مویدانہ مستقل روش رہی اس سے وہ بہت خفا تھے۔

(افادات و ملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی ص ۳۸۲)

خود اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ

ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا تھا کہ اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے۔ میں نے کہا محکوم بنا کر رکھیں گے۔ کیوں کہ جب خدا نے حکومت دی۔ تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے۔ مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت و آرام سے رکھا جائے گا۔ اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۶۸)

مدرسہ دیوبند انگریزی حکومت کے خلاف نہیں بلکہ موافق سرکار انگریز ہے

اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا۔ تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے معائینہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے۔ وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر آتا ہے۔ وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ (دیوبند) خلاف سرکار (انگریز) نہیں۔ بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔

(مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۲۱۷ طبع کراچی)

اس کتاب پر دیوبندی مفتی محمد شفیع اور دیوبندی قاری محمد طیب کی تصدیقات ہیں۔

بانی تبلیغی جماعت کو انگریز حکومت کی طرف سے وظیفہ

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب نے کہا۔ کہ مولانا الیاس صاحب۔۔۔۔ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً حکومت (برطانیہ) کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا۔ پھر بند ہو گیا۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۸)

جمعیت علماء اسلام انگریزوں کی مالی امداد اور ایماء پر قائم ہوئی

مولانا حفظ الرحمٰن صاحب (دیوبندی) کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ کلکتہ میں جمعیت علماء اسلام حکومت (انگریز) کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۷)

انگریز حکومت سے بغاوت خلاف قانون ہے

۲۳ مئی کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن صاحب (نانوتوی دیوبندی) نے بریلی کی مسجد نو محلہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت (انگریز) سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۵۰)

انگریز کی فوج میں سرکار حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی

اچانک ایک روز مولانا کو دیکھا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور (انگریز کے) باغیوں کے افسر کا نام لے کر کہہ رہے ہیں لڑنے سے کیا فائدہ (حضرت) خضر کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۰۲، علماء ہند کا شاندار ماضی ج ۴ ص ۲۸۰)

مدرسہ دیوبند کے مدرسین وغیرہ انگریزوں کے معتمد تھے

مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت ایسے بزرگوں کی تھی۔ جو گورنمنٹ (انگریز) کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک و شبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۲۴۷)

الطاف حسین حالی دیوبندی کی انگریز نوازی

الطاف حسین حالی نے بعنوان مژدہ قدوم حضور شاہزادہ ویلز در ہندوستان لکھا ہے۔

مژدہ ہو اہل مشرق دن پھرے تمہارے
مشرق سے سوئے مشرق آیا ہے مہر تاباں
گلہ کی اپنے لینے آیا خبر کہاں سے
ہے ایسے گلہ بان پر گلہ کی جان قربان
ہندوستان بھی تجھ سے کچھ آج کل نہیں کم
اے معدن بزرگی اے خاکِ انگلستان
تیرے نصیب کا تو کیا پوچھنا ہے لیکن
ہندی بھی ان دنوں میں قسمت پہ اپنی نازاں
مہمان ہے آج ان کا اس شاہ کا ولی عہد
روئے زمین کے سلطان جس کے ہوئے ہیں مہمان

(کلیات نظم حالی ص ۱۴۱)

مسلم لیگ میں شرکت دیوبندی اکابر کی تعلیمات کے خلاف ہے

دیوبندی مولوی عبدالاحد سورتی اپنے اشرف تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

محمد ظفر احمد تھانوی اور مولوی بشیر علی تھانوی کا مسلم لیگ میں شرکت کرنا ہمارے اکابر (دیوبند) خصوصاً حضرت تھانوی کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے حضرت تھانوی کے مشہور خلفاء مولانا سید سلیمان صاحب مولانا خیر محمد صاحب مولانا محمد عبدالجبار صاحب مولانا محمد طیب صاحب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ وغیرہم کی (مسلم لیگ میں) عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے۔ (اشرف الافادات ص ۱۷)

مسلم لیگ کی مخالفت

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے کہا کہ

موجودہ (مسلم) لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی وشرعی تنظیم سوادِ اعظم تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ (اشرف الافادات ص ۸)

مسلم لیگ بددین جماعت ہے

دیوبندی مولوی عبدالجبار نے اپنے حکیم الامت تھانوی کے نظریہ کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ

یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) مسلم لیگ جیسی بددین جماعت کی حمایت کریں۔ (اشرف الافادات ص ۱۸)

مسلم لیگ کی حمایت اور اس میں شمولیت کسی طرح گوارا نہیں ہے

فی الواقع حضرت مولانا۔۔۔۔ موجودہ لیگ کی شرکت اور تائید کسی طرح گوارہ نہیں کر سکتے۔ (اشرف الافادات ص ۱۹)

علماء تھانہ بھون کی طرف سے مسلم لیگ کی مذمت

جب دعوت الحق بمبئی کی جانب سے شرکت لیگ اور اس کی حمایت کی استدعا اور درخواست کی گئی۔ تو علماء تھانہ بھون (دیوبندیوں) نے بالاتفاق لیگ کی مذمت فرمائی۔ (اشرف الافادات ص ۲۰ طبع دہلی)

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سور ہیں

دیوبندیوں کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔

(چمنستان ص ۱۶۵ از ظفر علی خان)

الطاف حسین حالی دیوبندی کی انگریز نوازی

الطاف حسین حالی نے بعنوان مژدہ قدوم حضور شاہزادہ ویلز در ہندوستان لکھا ہے۔

مژدہ ہو اہل مشرق دن پھرے تمہارے
مشرق سے سوئے مشرق آیا ہے مہر تاباں
گلہ کی اپنے لینے آیا خبر کہاں سے
ہے ایسے گلہ بان پر گلہ کی جان قربان
ہندوستان بھی تجھ سے کچھ آج کل نہیں کم
اے معدن بزرگی اے خاکِ انگلستان
تیرے نصیب کا تو کیا پوچھنا ہے لیکن
ہندی بھی ان دنوں میں قسمت پہ اپنی نازاں
مہمان ہے آج ان کا اس شاہ کا ولی عہد
روئے زمین کے سلطان جس کے ہوئے ہیں مہمان

(کلیات نظم حالی ص ۱۴۱)

مسلم لیگ میں شرکت دیوبندی اکابر کی تعلیمات کے خلاف ہے

دیوبندی مولوی عبدالاحد سورتی اپنے اشرف تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ

محمد ظفر احمد تھانوی اور مولوی بشیر علی تھانوی کا مسلم لیگ میں شرکت کرنا ہمارے اکابر (دیوبند) خصوصاً حضرت تھانوی کے مسلک اور تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے حضرت تھانوی کے مشہور خلفاء مولانا سید سلیمان صاحب مولانا خیر محمد صاحب مولانا محمد عبدالجبار صاحب مولانا محمد طیب صاحب مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ وغیرہم کی (مسلم لیگ میں) عدم شمولیت اس کی روشن دلیل ہے۔ (اشرف الافادات ص ۱۷)

مسلم لیگ کی مخالفت

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے کہا کہ

موجودہ (مسلم) لیگ خالص اسلامی جماعت اور مذہبی وشرعی تنظیم سوادِ اعظم تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ (اشرف الافادات ص ۸)

مسلم لیگ بددین جماعت ہے

دیوبندی مولوی عبدالجبار نے اپنے حکیم الامت تھانوی کے نظریہ کو ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ

یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) مسلم لیگ جیسی بددین جماعت کی حمایت کریں۔ (اشرف الافادات ص ۱۸)

مسلم لیگ کی حمایت اور اس میں شمولیت کسی طرح گوارا نہیں ہے

فی الواقع حضرت مولانا۔۔۔۔ موجودہ لیگ کی شرکت اور تائید کسی طرح گوارہ نہیں کر سکتے۔ (اشرف الافادات ص ۱۹)

علماء تھانہ بھون کی طرف سے مسلم لیگ کی مذمت

جب دعوت الحق بمبئی کی جانب سے شرکت لیگ اور اس کی حمایت کی استدعا اور درخواست کی گئی۔ تو علماء تھانہ بھون (دیوبندیوں) نے بالاتفاق لیگ کی مذمت فرمائی۔ (اشرف الافادات ص ۲۰ طبع دہلی)

مسلم لیگ کو ووٹ دینے والے سور ہیں

دیوبندیوں کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔

(چمنستان ص ۱۶۵ از ظفر علی خان)

دیوبندی علماء کی تحریکِ پاکستان دشمنی

مجموعی طور پر دیوبندی علماء تحریک پاکستان کے مخالف تھے اور گاندھی کی سیاست کے پیروکار بن کر رہے۔ دیوبندی مولوی محمود الحسن، مولوی حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ دہلوی، ابوالکلام آزاد، مولوی حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولوی احمد سعید مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی وغیرہ نے جس شد و مد سے تحریک پاکستان کی مخالفت کی ہے وہ کسی بھی تاریخ کے قاری سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور پھر کانگرس کی حمایت ان لوگوں نے بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ دوسری طرف مسلم لیگ کی مخالفت بڑے زور وشور سے کی۔

حسین احمد مدنی کی کانگرس نوازی

دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی کے مسلم لیگ کی مخالفت اور کانگرس نوازی کے بارے نظریات ان کے ملفوظات سے ملاحظہ کیجئے۔

لیگ ایک طرف زور وشور سے علماء کے اقتدار کو مٹانے کے لئے بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ علی الاعلان مجامع میں آواز کس رہی ہے۔ مشرقی اور اس کی جماعت مولوی کے ایمان کے نام سے اہل دین سے انتہائی کی نفرت پھیلا رہی ہے۔ مودودی صاحب اور اس کے ہمنوا کس زور سے حملے کر رہے ہیں قادیانی ایک طرف زہریلی گیس پھیلا رہے ہیں۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص۱۰۹ طبع دیوبند)

اُن کے نکل جانے کی وجہ سے لیگ میں جان باقی نہیں رہی تھی۔ موجودہ عناصر کا بڑا حصہ تقریباً امن سبھا کا ممبر اور گورنمنٹ کا کلمہ پڑھنے والا تھا ہم نے اس بناء پر کبھی لیگ کا رخ نہیں کیا۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص۱۱۳)

انگریز کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ لڑاؤ اور حکومت کرو اس اصول پر عملدرآمد کے ذریعے اس نے ہندوستان پر قبضہ کیا۔ اور آج تک کیے ہوئے ہے اس اصول کی بنیاد پر اس نے کانگرس کے مقابلے ۱۹۰۶ء میں (مسلم) لیگ اور مہا سبھا کی بنیاد ڈالی۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص۱۷۶)

قائداعظم دیوبندی حسین احمد مدنی کی نظر میں

قائداعظم محمد علی جناح کے خلاف ان دیوبندی اکابر نے طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا تھا۔ ان پر ناحق الزامات لگائے۔ کہ خدا کی پناہ مولوی حسین احمد مدنی یوں لب کشائی کرتے ہیں کہ

جو امور ڈاکٹر خان عبدالغفار خاں یونس کے جناب نے ذکر فرمائے ہیں یقیناً موجب حسد ہزار افسوس ہیں مگر ذرا ادھر بھی نظر دوڑائیے۔ خود قائداعظم نے سول میرج پر ۱۹۱۷ء یا اس کے قریب اپنا نکاح ایک پارسی لڑکی سے کیا پھر ان کی بیٹی نے ۱۹۳۷ء میں سول میرج پر ایک عیسائی کے ساتھ اپنا نکاح بمبئی میں ایک گرجا میں کیا۔ اور نکاح سے قبل پونہ میں چھے ماہ یا اس سے زائد بغیر نکاح کے ایک ہوٹل میں دونوں مجتمع ہو کر کورٹ شپ کرتے رہے۔ (ملفوظات شیخ الاسلام ص۲۲)

حالانکہ مولوی حسین احمد مدنی نے قائداعظم محمد علی جناح پر بہتان باندھا ہے اس لئے کہ انہوں نے رتن بھائی کو پہلے مسلمان کیا پھر اس سے نکاح کیا یہ بات سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۱، اپریل ۱۹۱۸ء میں موجود ہے مولوی حسین احمد مدنی اور اس کے ہمنواؤں نے کلکتہ اجلاس میں قائداعظم کو کافر قرار دیا۔ (ملخصاً مکالمۃ الصدرین ص۲۰)

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائداعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔ (خطبہ صدارت شبیر احمد عثمانی ص ۴۸)

تحریک پاکستان میں دیوبند کے طلباء کا کردار

جمعیت علماء ہند کے وفد نے مولوی شبیر احمد عثمانی سے ملاقات کی تھی۔ اس کی وجہ یہ کہ وہ گلہ کر رہے تھے کہ جب تمام دیوبندی علماء کانگرس کے ساتھ ہیں تو آپ مسلم لیگ کی حمایت کیوں کر رہے ہیں۔ اس موقع پر شبیر احمد عثمانی نے بطور شکوہ کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیئے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا میرے قتل تک کے حلف اٹھائے گئے۔ اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازے میں پھینکے گئے۔ کہ اگر ہماری ماؤں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۴۱)

پاکستان کی پ بھی کوئی نہیں بنا سکتا

دیوبندی امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے پسرور ضلع سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۸۸۳، رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان بازاری عورت ہے

عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور میں ایک تقریر میں یوں لب کشائی کی کہ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان پلیدستان ہے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے تقسیم سے قبل اور بعد پاکستان کو پلیدستان کہا (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان نہیں بلکہ خاکستان

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو علی پور میں اپنی تقریر میں کہا کہ

مسلم لیگ کے لیڈر بے عملوں کی ٹولی ہیں جنہیں اپنی عاقبت بھی یاد نہیں۔ اور جو دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں۔ اور وہ جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان ایک سانپ ہے

ان لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ کا بانی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔ (تحریک پاکستان اور نیشلسٹ علماء ص ۸۸۴)

نظریہ پاکستان مسلمانوں کے لئے سراسر مضر ہے

دیوبندی مولوی حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے شبیر احمد عثمانی کے سامنے کہا کہ

پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ ذرا بسط کے ساتھ بیان کئے۔ اور دکھلایا کہ مسلمانوں کے لئے نظریہ پاکستان سراسر مضر ہے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۸)

پاکستان قائم ہونے میں مسلمانوں کا سراسر نقصان اور ہندوؤں کا فائدہ ہے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۱۲)

مولانا حسین احمد صاحب نے مسلم لیگ میں مسلمانوں کی شرکت کو حرام قرار دیا اور قائد اعظم کو کافر اعظم کا لقب دیا۔ (خطبہ صدارت شبیر احمد عثمانی ص ۴۸)

تحریک پاکستان میں دیو بند کے طلباء کا کردار

جمعیت علماء ہند کے وفد نے مولوی شبیر احمد عثمانی سے ملاقات کی تھی۔ اس کی وجہ یہ کہ وہ گلہ کر رہے تھے کہ جب تمام دیوبندی علماء کانگرس کے ساتھ ہیں تو آپ مسلم لیگ کی حمایت کیوں کر رہے ہیں۔ اس موقع پر شبیر احمد عثمانی نے بطور شکوہ کہا کہ دار العلوم دیو بند نے جو گندی گالیاں اور فحش اشتہارات اور کارٹون ہمارے متعلق چسپاں کیے جن میں ہم کو ابوجہل تک کہا گیا اور ہمارا جنازہ نکالا گیا میرے قتل تک کے حلف اٹھائے گئے۔ اور وہ فحش اور گندے مضامین میرے دروازے میں پھینکے گئے۔ کہ اگر ہماری ماؤں بہنوں کی نظر پڑ جائے تو ہماری آنکھیں شرم سے جھک جائیں۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۲۱)

پاکستان کی پ بھی کوئی نہیں بنا سکتا

دیوبندی امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے پسرور ضلع سیالکوٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۸۸۴، رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان بازاری عورت ہے

عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور میں ایک تقریر میں یوں لب کشائی کی کہ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جس کو احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان پلیدستان ہے

دیوبندی مولوی محمد علی جالندھری نے تقسیم سے قبل اور بعد پاکستان کو پلیدستان کہا (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۵)

پاکستان نہیں بلکہ خاکستان

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو علی پور میں اپنی تقریر میں کہا کہ

مسلم لیگ کے لیڈر بے عملوں کی ٹولی ہیں جنہیں اپنی عاقبت بھی یاد نہیں۔ اور جو دوسروں کی عاقبت بھی خراب کر رہے ہیں۔ اور وہ جس مملکت کی تخلیق کرنا چاہتے ہیں وہ پاکستان نہیں بلکہ خاکستان ہے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ص ۲۷۴)

پاکستان ایک سانپ ہے

ان لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ کا بانی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص ۸۸۴)

نظریہ پاکستان مسلمانوں کے لئے سراسر مضر ہے

دیوبندی مولوی حفظ الرحمن سیوہاروی نے شبیر احمد عثمانی کے سامنے کہا کہ

پاکستان کی صورت میں جو نقصانات ان کے نزدیک تھے وہ ذرا بسط کے ساتھ بیان کئے۔ اور دکھلایا کہ مسلمانوں کے لئے نظریہ پاکستان سراسر مضر ہے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۸)

پاکستان قائم ہونے میں مسلمانوں کا سراسر نقصان اور ہندوؤں کا فائدہ ہے۔

(مکالمۃ الصدرین ص ۱۲)

مفتی محمود اور فضل الرحمٰن کی پاکستان دشمنی

آج کل دیوبندی مولوی اپنے کو تحریک پاکستان کا ہیرو گردانتے ہوئے نہیں تھکتے مگر خود ان کے لیڈر مولوی فضل الرحمٰن نے ان کا منہ بند کر دیا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۱۷ جولائی ۱۹۸۵ء) میں شائع ہوا کہ جمعیت علماء اسلام کے ایک گروپ کے لیڈر مفتی محمود کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن نے ملتان میں قومی کونسل برائے شہری آزادی کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ میں دو دفعہ اسلام کے نام پر دھوکہ کیا گیا ہے پہلی بار تو تحریک پاکستان میں اسلام کے نام پر برطانوی ہند کے دس کروڑ مسلمانوں کو دھوکہ دیا گیا اور آج پھر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے اور پرانی روایت دہرائی جا رہی ہے۔

مولوی فضل الرحمٰن کے اس بیان پاکستان کا قیام فراڈ اعظم پر مختلف حلقوں کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ مارچ ۱۹۹۴ء)

اسی فضل الرحمٰن کے والد مفتی محمود نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ ہوئے۔ اس کے علاوہ ترجمان اسلام کے اداریے میں مفتی محمود کا قول موجود ہے۔ ہم تحریک پاکستان کے حق میں نہ تھے۔

(ترجمان اسلام لاہور ۱۷ جون ۱۹۶۶ء)

دیوبندی طلباء و علماء کی انگریز نوازی کا مزید ثبوت

مدرسہ دیوبند میں سابق فضلاء کی ایک تنظیم تھی جمعیت الانصار اس کی قواعد و مقاصد میں ایک شق یہ تھی۔ جمعیۃ (الانصار) گورنمنٹ انگلشیہ کی (جس کے ظل عاطفت میں ہم نہایت آزادی کے ساتھ مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں اور مذہبی تعلیم کی ترقی کے لئے ہر قسم کی کوشش کر سکتے ہیں) پوری وفادار رہے گی۔ اور انارکسٹانہ کوششوں کے قلع قمع میں اپنے اثر سے پورا کام لے گی۔ (ماہنامہ الہدی رجب ۱۳۲۸ھ ص ۳۸)

۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء کو کسی نامعلوم شخص نے وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ پر بم سے حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ اس حادثہ کا دیوبند کے ہر فرد کو صدمہ ہوا۔ باقاعدہ اساتذہ اور طلباء کا اجلاس بلایا گیا۔ اور بذریعہ تار اظہار ہمدردی کیا گیا۔ رپورٹ ملاحظہ ہو۔

دارالعلوم کے اہل شوریٰ اساتذہ موجود طلباء پرانے طلباء و جمعیۃ الانصار اس صدمہ کا اثر محسوس کرتے ہیں مولانا محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم نے دارالعلوم کے تمام دوستوں کی طرف سے اظہار ہمدردی اور غصہ و نفرت کا تار دیا جس کا جواب نہایت شکریہ آمیز الفاظ میں آیا۔ الحمد للہ! ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی جان پر گزند نہیں آیا اور لیڈی ہارڈنگ محفوظ رہیں اور بفضل تعالیٰ حضور وائسرائے کی صحت روز بروز کامیابی کے ساتھ رو بترقی ہے۔ (ماہنامہ القاسم دیوبند شمارہ محرم ۱۳۳۱ھ ص ۱)

مفتی محمود اور فضل الرحمٰن کی پاکستان دشمنی

آج کل دیوبندی مولوی اپنے کو تحریک پاکستان کا ہیرو گردانتے ہوئے نہیں تھکتے مگر خود ان کے لیڈر مولوی فضل الرحمٰن نے ان کا منہ بند کر دیا ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۱۷ جولائی ۱۹۸۵ء) میں شائع ہوا کہ جمعیت علماء اسلام کے ایک گروپ کے لیڈر مفتی محمود کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن نے ملتان میں قومی کونسل برائے شہری آزادی کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ میں دو دفعہ اسلام کے نام پر دھوکہ کیا گیا ہے پہلی بار تو تحریک پاکستان میں اسلام کے نام پر برطانوی ہند کے دس کروڑ مسلمانوں کو دھوکہ دیا گیا اور آج پھر اسلام کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے اور پرانی روایت دہرائی جا رہی ہے۔

مولوی فضل الرحمٰن کے اس بیان پاکستان کا قیام فراڈ اعظم پر مختلف حلقوں کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ مارچ ۱۹۹۴ء)

اسی فضل الرحمٰن کے والد مفتی محمود نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہ ہوئے۔ اس کے علاوہ ترجمان اسلام کے اداریے میں مفتی محمود کا قول موجود ہے۔ ہم تحریک پاکستان کے حق میں نہ تھے۔

(ترجمان اسلام لاہور ۱۷ جون ۱۹۶۶ء)

دیوبندی طلباء و علماء کی انگریز نوازی کا مزید ثبوت

مدرسہ دیوبند میں سابق فضلاء کی ایک تنظیم تھی جمعیت الانصار اس کی قواعد و مقاصد میں ایک شق یہ تھی۔ جمیعۃ (الانصار) گورنمنٹ انگلشیہ کی (جس کے ظل عاطفت میں ہم نہایت آزادی کے ساتھ مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں اور مذہبی تعلیم کی ترقی کے لئے ہر قسم کی کوشش کر سکتے ہیں) پوری وفادار رہے گی۔ اور انارکسٹانہ کوششوں کے قلع قمع میں اپنے اثر سے پورا کام لے گی۔ (ماہنامہ الھدی رجب ۱۳۲۸ھ ص ۳۸)

۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء کو کسی نامعلوم شخص نے وائسرائے ہند لارڈ ہارڈنگ پر بم سے حملہ کیا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ اس حادثہ کا دیوبند کے ہر فرد کو صدمہ ہوا۔ باقاعدہ اساتذہ اور طلباء کا اجلاس بلایا گیا۔ اور بذریعہ تار اظہار ہمدردی کیا گیا۔ رپورٹ ملاحظہ ہو۔

دارالعلوم کے اہل شوریٰ اساتذہ موجود طلباء پرانے طلباء و جمعیۃ الانصار اس صدمہ کا اثر محسوس کرتے ہیں مولانا محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم نے دارالعلوم کے تمام دوستوں کی طرف سے اظہار ہمدردی اور غصہ و نفرت کا تار دیا جس کا جواب نہایت شکریہ آمیز الفاظ میں آیا۔ الحمدللہ! ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی جان پر گزند نہیں آیا اور لیڈی ہارڈنگ محفوظ رہیں اور بفضل تعالیٰ حضور وائسرائے کی صحت روز بروز کامیابی کے ساتھ رو بترقی ہے۔ (ماہنامہ القاسم دیوبند شمارہ محرم ۱۳۳۱ھ ص ۱)

دیوبندی اکابر کی ہندونوازی

انگریز نوازی کی طرح دیوبندی اکابر کی ہندونوازی بھی کسی اہل علم سے مخفی نہیں ہے اس کے چند ایک دلائل درج کئے جاتے ہیں۔

کرشن ورام چندر کی نبوت اور ہندو مذہب کی صداقت

دیوبندی مذہب کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے پنڈت دیانند سے دوران مناظرہ ہندو مذہب کے خدائی دین ہونے اور کرشن اور رام چندر کے امکانِ نبوت کا ان لفظوں میں اقرار کیا کہ

اب یہ گزارش ہے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ اور مذاہب اور دین بالکل ساختہ اور پرداختہ بنی آدم ہیں بطور جعل سازی، ایک دین بنا کر خدا کے نام لگا دیا۔ انہیں دو مذہبوں کو تو ہم یقیناً دین آسمانی سمجھتے ہیں ایک دین یہود اور دوسرے دین نصاریٰ۔۔۔۔ باقی رہا دین ہنود اس کی نسبت اگرچہ ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ اصل سے یہ دین بھی آسمانی ہے مگر یقیناً یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ دین اصل سے جعلی ہے۔ خدا کی طرف سے نہیں آیا۔۔۔۔ کیا عجب ہے کہ جس کو ہندوؤ صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانے کے نبی یا ولی یعنی نائب نبی ہوں۔۔۔۔ رہی یہ بات کہ اگر ہندوؤں کے اوتار انبیاء یا اولیاء ہوتے تو دعویٰ خدائی نہ کرتے۔ ادھر افعال ناشائستہ مثل زنا چوری وغیرہ ان سے سرزد نہ ہوتے۔۔۔۔ سو اس شبے کا جواب یہ

ہو سکتا ہے کہ۔۔۔۔ کیا عجب ہے۔ کہ سری کرشن اور رام چندر بھی عیوب مذکورہ سے مبّرا ہوں۔

(مباحثہ شاہ جہان پور مشمولہ مجموعہ افادات قاسمی ج ۱ ص ۳۰۲ - تا ص ۳۰۴، سوانح قاسمی ج ۲ ص ۴۴۹، ج ۲ ص ۴۵۰ طبع لاہور)

کیا عجب ہے کہ انبیاء ہندوستان بھی ان ہی نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے (یعنی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے) نہیں کیا گیا۔ (سوانح قاسمی ج ۲ ص ۴۵۰)

ہندو مذہب کی کانگرس میں دیوبندی مولوی شامل

سوال نمبر ۱: حضرت مولانا حسین احمد صاحب و مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب (مدظلما) کو حضرت والا کیا سمجھتے ہیں۔ اور کیا اپنے مخصوص و معلوم سیاسی معتقدات کے باوجود یہ حضرت لائق احترام ہیں۔

سوال نمبر ۲: جو افراد یا اخبارات ان حضرات کی شان میں بے باکانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً شیخ الاصنام شیخ الہنود، اجودھیا باشی اور لالہ اور مہاشہ وغیرہ وغیرہ ان کو حضرت کیا سمجھتے ہیں اور وہ شرعی مجرم ہیں یا نہیں۔۔۔۔ منظور نعمانی۔

الجواب: معصیت ہر حال میں معصیت ہے حسن نیت دافع معصیت نہیں ہوتی۔۔۔۔ حامیان کانگرس میں سے بعض حضرات اس اشتراک کو استاذی حضرت مولانا (محمود الحسن) دیوبندی کا اتباع سمجھتے ہیں۔۔۔۔ بخلاف اس وقت کی حالت کے کہ اب کانگرس کی قوت سے کفر و شرک کا حکم غالب ہے۔ اس کی ہر تجویز سے موافقت و مداہنت کی جاتی ہے۔ (بوادر النوادر ص ۸۱۵ تا ص ۸۱۸ طبع لاہور)

شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنی کانگریس کے ہم خیال تھے......

مولانا حسین احمد مدنی نے مسلمانوں کو کانگریس میں شمولیت کا مشورہ دیا۔

(بیس بڑے مسلمان ص ۱۸، ص ۴۸۲)

مولوی محبوب رضوی نے بھی متعدد دیوبندی علماء بالخصوص دیوبند کے فضلاء کا کردار کانگریس میں شمولیس اس مفہوم کا بیان کیا ہے۔

(تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۳۴۷، ۳۸۵)

دارالعلوم دیوبند کے لیے ہندوؤں کا چندے دینا بھی تاریخ مذکور میں صراحت کے ساتھ درج ہے۔

(تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۱۹۴)

محمود الحسن کی جے گاندھی کی جے

حضرت مولانا (محمود الحسن) مالٹا سے تشریف لائے۔ تو بمبئی کی بندر گاہ پر استقبالی گروہ بہت زیادہ تعداد میں تھا۔ حضرت مولانا (محمود الحسن) دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ اور وہ مولوی صاحب ایک موٹر میں تھے اور بعض مسلمان لیڈر بھی موجود تھے جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو ایک دم اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے بعد گاندھی کی جے محمود الحسن صاحب کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔ (افاضات الیومیہ ج ۸ ص ۲۶۶)

قشقے لگائے ارتھی کو کندھا دیا

مگر افسوس تو مسلمانوں کی حالت پر ہے کہ انہوں نے دوست دشمن کو نہ پہچانا۔ مسلمانوں کی قوم بہت بھولی ہے۔ زیادہ تو دھوکہ عام مسلمانوں کو ان کے لیڈروں کی وجہ سے ہوا یہ نا عاقبت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے ہیں۔ ان کی باگ ان کے ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ و برباد کیا۔ دیکھ لیجئے مشاہدات اور واقعات اس کے شاہد ہیں جے ہند کے نعرے لگائے قشقے (تلک) پیشانی پر لگائے۔ ہندوؤں کی ارتھی (جنازہ) کو کندھا دیا ان کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان والنیٹروں نے کیا یہ تو ایمانی نقصان ہوا۔ اور جانی سنیے ہزاروں مسلمان ان قصوں کی بدولت موت کے گھاٹ

اُتر گئے۔ ہجرت کرائی ہزاروں مسلمان بے خانماں ہو گئے۔ مکان جائیداد غارت ہو گئیں۔۔۔۔ پھر عوام کے لئے نام نہاد علماء کی شرکت زیادہ نقصان کا سبب ہوئی۔ جب علماء ہی پھسل گئے۔ دوسروں کی کیا شکایت۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ ص ۹-۷۸)

ہندوؤں کے ہدیئے بخوشی قبول

ایک مرتبہ ایک ہندو نوجوان جو جھنجھانہ کا رئیس تھا اپنے گروہ کے ساتھ یہاں آیا پھر اس اپنے باغ کے وہ ہدیئے مجھے دیئے جو پہلے سے چھپائے ہوئے تھا۔ میں نے اس اخلاص کی وجہ سے بخوشی قبول کر لیا۔

(القطائف من اللطائف ص ۲۲، بوادر النوادر ص ۵۷۶)

ہولی دیوالی کی پوڑیوں سے دیوبندی محبت

سوال: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوڑی یا کچھ اور کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب: درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۱، تالیفات رشیدیہ ص ۴۷۱)

ہندوؤں کے پیاؤ پانی سبیل سے سودی روپیہ سے پانی جائز

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

جواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۶۲، تالیفات رشیدیہ ص ۴۷۱)

دھرم سالہ کے پنڈت

دیوبندی علماء وطلباء ہندو دھرم سالہ میں

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز عبدالماجد دریا آبادی فرماتے ہیں کہ

دریا آباد ۲۳ فروری آج چار دن سے اس قصبہ پر کانگریسی خیال کے مسلمانوں کا دھاوا ہے۔ دیوبند کے طلباء کا ایک دستہ آیا ہوا ہے اور اپنے مسلک کی تبلیغ یا کوشش تبلیغ میں مصروف ہے اس میں مضائقہ نہیں ظاہر ہے کہ ہر فریق یہی کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے لیکن ایک عجیب وغریب بات یہ ہے کہ کام مسلمانوں کے اندر کرتا ہے لیکن تعلقات یہ تمام مسلمانوں سے توڑے ہوئے ہے اور قصبہ کی غیر مسلم آبادی سے جوڑے ہوئے ہے۔ قیام ان کے دھرم سالہ میں حالانکہ قصبہ میں ایک نہیں دو سرائیں مسلمانوں کی موجود ہیں اور ان کا رہنا سہنا چلنا پھرنا تمام تر ہندوؤں کے ساتھ انہیں کے درمیان اور انہیں کا سا حد یہ ہے کہ ان سطور کے راقم کو جب بھی انہوں نے سرفراز کیا تو ہمیشہ ہندوؤں ہی کے حلقہ میں یہاں تک کہ ایک دن مسلمان صاحب تو ایک تھے اور ان کے ہندو رفقاء تین کی تعداد میں گویا توحید تثلیث کے نرغہ میں اس سے قبل سنٹرل اسمبلی کے الیکشن کے وقت تو یہ منظر دیکھنے میں آیا تھا۔ کہ نیشلسٹ مسلمان امیدوار کے کارکن اور باقاعدہ پولنگ ایجنٹ تک ہندو مسلک یا سیاسی نظریہ کے غلط یا صحیح ہونے کا یہاں ذکر نہیں ذکر یہاں صرف اس ناقابل حل معمہ کا ہے اچھوت بنائے جاتے ہوئے سنا تھا۔ پڑھا تھا۔

اچھوت بنے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(نوائے وقت ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء صدق لکھنؤ ۲ فروری ۱۹۴۶ء، تحریک پاکستان اور نیشلسٹ علماء ص ۶۵۰)

دیوبندی اکابر ہندوؤں کے وفادار اور تنخواہ دار

اس کے بعد علامہ شبیر احمد عثمانی نے (حسین احمد مدنی، مفتی کفایت اللہ دہلوی وغیرہ کو) فرمایا آپ حضرات کے متعلق بھی عام طور پر یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوؤں سے روپیہ لے کر کھا رہے ہیں۔ (مکالمۃ الصدرین ص ۱۰)

جواہر لال نہرو کی جوتی پر دس ہزار قائداعظم وغیرہ قربان

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی (دیوبندی) میرٹھ میں ایک دفعہ اس قدر جوش میں آئے۔ کہ دانت پیس کر کہنے لگے کہ دس ہزار جینا (محمد علی جناح قائداعظم) اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جاسکتے ہیں۔ (چمنستان ص ۱۶۵)

ڈاکٹر راجندر پرشاد اور بھارتی ترانہ کے لیے دیوبندی علماء کا قیام

دنیا کی مشہور دینی درس گاہ دارالعلوم دیوبند کی دعوت پر ۱۳ جولائی جمہوریہ ہند کے صدر جناب ڈاکٹر راجندر پرشاد صاحب تشریف لائے (تمام اسٹاف دارالعلوم دیوبند استقبالی انتظام کی تکمیل میں پوری طرح مصروف ہے) ...... کیا نماز جمعہ کی بھی چھٹی نہیں ملی ...... جمعہ تو ہر ساتویں روز آتے ہیں مگر صدر جمہوریہ روز روز نہیں آتے۔ جلسہ اس پنڈال میں ہوا جو ہزاروں سے زیادہ روپے خرچ کر کے وسیع دارالطلباء میں بنوایا گیا تھا ...... بہت شاندار ...... معزز مہمان کی شان کے مطابق سب سے پہلے وطن بھارتی ترانہ پڑھا گیا اس وقت صدر جمہوریہ بھارت (ڈاکٹر راجندر پرشاد) اور تمام اساتذہ اور منتظمین (دیوبند) اور پورا مجمع کھڑا تھا۔ (بھارتی) ترانہ کے آخر تک سب کھڑے تھے۔ پھر صدر محترم کی تقلید کرتے ہوئے

بیٹھے گئے اور تلاوت قرآن سے جلسہ شروع کیا گیا۔ تلاوت قرآن کے وقت کھڑے ہونے کا رواج ہمارے یہاں نہیں ہے۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند اگست دسمبر ۱۹۵۷ء تاریخ دارالعلوم دیوبند ص ۲-۳۴۲)

گاندھی کی فوٹو کے سامنے اس کے لیے قرآن خوانی

کان پور تلک ہال میں مہاتما گاندھی کا یوم شہادت بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ حافظ بیعت اللہ رکن جمعیت علماء ہند اور حضرت بابا خضر محمد سرپرست جمعیت علماء ہند کان پور نے گاندھی کی تصویر کے سامنے اس کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے قرآن خوانی کی۔ اور ان کی روح کو بخش دیں۔

(اخبار سیاست کان پور یکم فروری ۱۹۵۷ء بحوالہ دیوبندی مذہب)

شاہ فیصل سعودی نے مہاتما گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء بحوالہ دیوبندی مذہب)

گائے کی قربانی اور گوشت کھانا ہندوستان میں غیر اسلامی ہے فتوٰی دیوبند

دارالعلوم دیوبند سے فتوٰی جاری ہوا کہ ہندو حکومتی پابندی کی وجہ سے گائے ذبح کر کے گوشت کھانا یہاں ہندوستان میں غیر اسلامی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء)

اس مفہوم کا تاریخ دارالعلوم میں بھی ہے کہ گائے کی قربانی سے احتراز کیا جائے (ملخصا) تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲۳)

صد سالہ جشن دیوبند میں اندرا گاندھی کی آمد

۱۹۸۰ء میں دیوبندیوں نے صد سالہ جشن دارالعلوم منایا اس کی تقریبات کا اختتام مسز اندرا گاندھی نے کیا۔ (روزنامہ مشرق ونوائے وقت لاہور ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۸۰ء)

روزنامہ جنگ کراچی کی ایک تقریب میں دیوبندی علماء کے جھرمٹ میں

بے پردہ منہ ننگے برہنہ بازو عورت کو تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا اس کے نیچے لکھا ہے مسز اندرا گاندھی دارالعلوم دیوبند کی سو سالہ تقریبات کے موقع پر تقریر کر رہی ہیں۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۳،۱ اپریل ۱۹۸۰ء)

مفتی محمود نے سٹیج پر مسز اندرا گاندھی سے ملاقات کی۔

(نوائے وقت لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۸۰ء)

کئی مندوبین (دیوبندیوں) کو ہندو اصرار کر کے اپنے گھر لے گئے جہاں وہ چار دن ٹھہرے۔ (روزنامہ امروز لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء)

جشن دیوبند کی تقریبات پر بھارتی حکومت نے ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ کئے۔

(حوالہ بالا)

دیوبندی ترجمان نے اندرا گاندھی کا جشن دیوبند میں آنا نہ صرف تسلیم کیا بلکہ لکھا کہ

نہ صرف مسز اندرا گاندھی وہاں آئیں بلکہ مسٹر جگ جیون رام بھی آئے۔ اور مسز اندرا گاندھی گھنٹہ بھر اسٹیج پر رہیں۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء)

جب بھارت کی وزیر اعظم اسٹیج پر آئیں۔ تو سب لوگ احتراماً اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ (ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۴ جولائی ۱۹۸۰ء)

مولوی زاہد الرشدی دیوبندی اور بشیر احمد دیوبندی نے اندرا گاندھی کے مرنے پر بیان دیا کہ

اندرا گاندھی نے جشن دیوبند میں اکابر دیوبند سے اپنے خاندانی تعلقات کا برملا اظہار کیا۔ (روزنامہ آفتاب ملتان ۳ نومبر ۱۹۸۴ء)

دیوبندی ترجمان نے اپنے ایک مولوی اقبال سہیلی کے اشعار جو اس نے گاندھی کے شان میں کہے درج کئے ہیں۔